بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

حوصلہ مندی کا سبق

ایک شخص: امیر المؤمنین ﷛! مجھے جنابت لاحق ہوئی اور پانی نہیں ملا۔

امیر المؤمنین عمر فاروق ﷛: نماز مت پڑھو۔ (جب تک غسل نہ کرلو)

عمار بن یاسر ﷛: امیر المؤمنین ﷛! کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک جہادی سفر میں ہم دونوں کو جنابت ہوئی، آپ نے نماز نہیں پڑھی، مگر میں نے زمین پر لوٹ کر نماز ادا کی۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے تیمم ہی کافی تھا۔ [متفق علیه]

حضرت عمر ﷛: اے عمار! اللہ تعالیٰ کا خوف کر۔ [مسلم الطهارة ح: ۱۱۲] (یعنی انہیں واقعہ یاد نہ آیا)

عمار ﷛: مجھ پر اطاعت امیر لازم ہے، لہٰذا آپ کہیں تو میں یہ حدیث آئندہ کسی کو بیان نہ کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

حضرت عمر ﷛: ہم (اس بیان کو) تیری ذاتی ذمہ داری پر چھوڑتے ہیں۔ [مسلم الطهارة ح: ۱۱۳]

✿✿✿✿✿✿✿

ابو موسیٰ اشعری ﷛: اگر جنبی کو پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے؟

عبداللہ بن مسعود ﷛: تیمم کی اجازت دیں تو خطرہ ہے کہ پانی ٹھنڈا ہو تو لوگ غسل کے بجائے تیمم پر اکتفا کرنے لگیں!

ابو موسیٰ ﷛: حدیث عمار ﷛ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

عبداللہ بن مسعود ﷛: دیکھیے حضرت عمر ﷛ اس سے مطمئن نہ ہوئے۔

ابو موسیٰ ﷛: تو اس آیت کا کیا جواب ہے؟ ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا﴾ [النساء ۴۳، المائدة ٦]

اس پر عبداللہ ﷛ لاجواب ہو گئے۔ [بخاری کتاب التیمم ح: ۳۴٦-۳۴۷، مسلم الطهارة ح: ۱۱۰]

✿✿✿✿✿✿✿

دیکھیے! اصحاب کرام ﷛ حضرت امیر المؤمنین ﷛ سے بھی بے دھڑک مباحثہ کرتے تھے اور خلیفہ راشد ﷛ ﴿وأولي الأمر منكم﴾ [النساء ۵۹] کے بل بوتے پر کسی کو اظہار رائے سے روکنے کی جسارت نہیں فرماتے تھے۔

جمہور علمائے امت بھی اس مسئلے میں امیر المؤمنین ﷛ اور ابن مسعود ﷛ کے نظریے سے اتفاق نہیں کرتے۔

"بعض فروعی مسائل میں کسی کا قول مرجوح ہونے سے اس شخصیت کی کوئی فضیلت ومنقبت منسوخ نہیں ہو جاتی۔"

چنانچہ آج تک کسی نے بھی اس مباحثے کی بنیاد پر عمار ﷛ کو عمر ﷛ پر، یا ابو موسیٰ ﷛ کو ابن مسعود ﷛ پر برتری دینے کی حماقت نہیں کی...... نہ کسی نے اِن روایتوں کی تحریر واشاعت میں اُن جلیل القدر ہستیوں کی تنقیص محسوس کی۔

تلاشِ حق کا یہی مخلصانہ جذبہ اور تحقیق واجتہاد کی حوصلہ افزائی مسلک اہل حدیث کا امتیازی اصول ہے۔